روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۹۷ | سوموار ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ، ۲ ہجرت ۱۳۷۳ ہش، ۲ مئی ۱۹۹۴ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو! جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے' اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق قرآنی نہیں کھلتے' جبتک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۸۴)

یہ ضروری ہے کہ کلام الٰہی کے ساتھ ہمارا تعلق ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"کلام الٰہی" کی محض تلاوت کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ "کلام الٰہی" کے ساتھ ہمارا تعلق ہو۔ پھر اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم "کلام الٰہی" کا اثر قبول کریں۔ یہ کوئی جادو یا ٹونہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کی تلاوت کی اور اس کا آپ کو فائدہ پہنچ گیا۔ گو "کلام الٰہی" سراپا برکت ہے اس کے پڑھنے سے کچھ نہ کچھ برکت مل جائے گی۔ اس سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن وہ برکت نہیں ملے گی جس کے لئے "کلام الٰہی" کا نزول ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے "کلام الٰہی" کا اثر قبول کرنے کے لئے دو بنیادی باتیں بتائی ہیں ایک خشیت اللہ کا ہونا اور دوسرے محبت الٰہی کا دل میں پایا جانا۔ جہاں تک خشیت اللہ کا تعلق ہے عربی زبان میں صرف خوف یا ڈر کا نام خشیت نہیں ہے بلکہ اس خوف کو خشیت کہتے ہیں جو کسی کی عظمت اور جلال کے عرفان کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے یعنی کسی کی عظمت اور جلال کی معرفت کے بعد اس کا خوف کھانا "خشیت" کہلاتا ہے۔ پھر اسی طرح محبت سے مراد دنیوی محبت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے جب محبت کا تعلق ہو تو اسے محبت الٰہی کہتے ہیں اور محبت' اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کے نتیجہ میں اور اس کے احسان کو دیکھ کر دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں صرف اللہ کی عبادت کروں۔ عربی محاورہ اور اردو ترجمہ کے لحاظ سے عبادت کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور تذلل اور فروتنی اختیار کروں۔ غرض عربی لغت میں عبادت کے معنے "انتہائی تذلل" کے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے انتہائی تذلل اور فروتنی کی راہوں کو اختیار کیا جائے۔ مگر یہ تذلل اسی وقت نفس انسانی میں پیدا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات اور اس کی عظمت کا عرفان ہو اس کے بغیر تذلل اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اس قدر عظمت اور جلال ہے کہ جب لوگ ان صفات کو پہچاننے لگتے ہیں تو ان کا سر پھر بامر مجبوری ہی اٹھتا ہے ورنہ جھکا ہی رہتا ہے۔

(از خطبہ ۳۰-جون ۱۹۷۲ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"میں نے اپنے وسیع تجربے میں دیکھا ہے کہ ایشیا میں خصوصیت کے ساتھ یہ عادت بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ کہ ایک چیز کا اندازہ لگا کر اس کو واقعات کے طور پر بیان کر دیتے ہیں۔۔۔ اس لئے اس بات کی بچپن سے عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں۔ جتنا اندازہ ہے اس کو اندازے کے طور پر بیان کریں۔ اور اگر بچپن میں آپ نے یہ عادت نہ ڈالی تو بڑے ہو کر پھر دوبارہ بڑی عمر میں اسے رائج کرنا بہت مشکل کام ہوا کرتا ہے۔"

(فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۷۹ء)

احمدی خواتین

آج احمدی خواتین کو اپنے سینوں کو خدا کی محبت سے روشن کرنا ہوگا۔ آپ کے تبدیل ہوئے بغیر آپ کی اولاد تبدیل نہیں ہو سکتی۔ جب تک آپ کی بات خدا کے نور سے نہ بھر جائے آپ کی اولاد کے سینے خدا کے نور سے نہیں بھر سکتے۔ اپنے گرد و پیش اپنے ماحول میں خدا کی محبت کے رنگ بھرنے کی کوشش کریں۔ ابتدائی دور میں (بچوں کو) خدا کے پیار کی لوریاں دیں۔ خدا کی محبت کی ان سے باتیں کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

فہرست نماز جنازہ

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ۱۲ اپریل ۱۹۹۴ء بمقام بیت الفضل لندن قبل از نماز ظہر مندرجہ ذیل جنازے پڑھائے۔

جنازہ حاضر:۔ مکرم ملک محمد حیات صاحب (خسر مکرم نصیر الدین عبید اللہ صاحب)

جنازہ غائب:۔

۱۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ناصر آباد سندھ
۲۔ مکرمہ منظور بیگم صاحبہ پھوپھی ناصر احمد خان صاحب لندن
۳۔ مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ صادقہ منیر صاحبہ نیویارک امریکہ
۴۔ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نور احمد صاحب جمال پور ضلع خیرپور
۵۔ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ والدہ مکرم رحمت اللہ صاحب نائب امیر گھسیٹ پورہ فیصل آباد
۶۔ مکرم ملک انفضال احمد صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا
۷۔ مکرم ملک محمد نواز صاحب (ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس) کارکن امور عامہ ربوہ
۸۔ مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور
۹۔ مکرم قاضی محمد اسمٰعیل صاحب ابن قاضی محمد شفیق صاحب ہوتی مردان
۱۰۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی عبد الرحمٰن صاحب مغل پورہ لاہور
۱۱۔ مکرم شیخ غلام محمد صاحب خادم بیت الفضل فیصل آباد
۱۲۔ مکرمہ نجم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب والدہ مکرم ہادی علی صاحب لندن
۱۳۔ مکرمہ انصری بیگم صاحبہ (خوشدامن محمد عمر علی درویش) مدراس
۱۴۔ مکرمہ شمس النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسماعیل خان حیدر آباد والدہ فرحت بھنو

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۳ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۔۳۔مئی ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

۱۔ تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ تم پنجوقتہ "عبادت" اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا' چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔

۲۔ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد و اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

۳۔ انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر برے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار' بدمعاش کو تو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔

۴۔ اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اس کی نظر میں متقی ٹھہریں۔ اس کی رضا اور منشاء کے مطابق زندگی گزاریں اور زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کریں۔

کیا اور بھی ایسا ہے کوئی شخص جہاں میں
جو اپنی جماعت کے لئے محوِ دعا ہو سحر و شام
خوش بخت ہیں ہم' ہم کو میسر ہے یہ نعمت
ہے اپنا امام اپنے خداوند کا انعام

ابوالاقبال

ابتداء سے انتہا کی سمت جاتی ہے نظر
سایۂ رحمت بنا ہے راستے کا ہر شجر

تیزیٔ رفتار کی مہمیز ہے ہر اک صدا
ہر اشارہ چاہتا ہے خوب سے ہو خوب تر

پُھوٹتے ہیں پیار کے سوتے ہماری روح میں
دل میں نفرت کا کسی سے بھی نہیں کوئی اثر

آؤ مل جل کر کریں سب خدمتِ خلقِ خدا
آؤ سب دعوت الی اللہ پر رہیں سینہ سپر

کسقدر تسکین دیتا ہے فضا کا ارتعاش
بھر دیا ہے "ڈش" نے کس نعمت سے اب ہر ایک گھر

سُننے والے خود بخود سُننے پہ آمادہ ہوئے
بولنے والے کے منہ سے جب جھڑے لعل و گہر

میری انگلی تھام کر' لے جایئے گا ساتھ ساتھ
مجھ کو بھی مل جائے محبوبِ ازل کا سنگِ در

رات کی تاریکیوں میں گھومتا رہتا ہوں میں
دیکھتا ہوں راستوں کے موڑ پر نورِ سحر

ٹھوکریں کھا کر سنبھلنے کا سلیقہ آگیا
ورنہ نا اُمید ہو کر میں چلا جاتا کدھر

لوگ شعر و شاعری میں نام لیتے ہیں ترا
تُو نسیم انجان ہے' تجھکو نہیں اِس کی خبر

نسیم سیفی

امتہ الہادی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے

رسول کریم ﷺ اور بچے کے سلسلہ میں امتہ الہادی صاحبہ مزید کہتی ہیں:-

قرآن کریم میں ہے کہ اے نبیؐ تیری طبیعت میں خدا نے جو رحمت و شفقت کا جذبہ رکھ دیا ہے اس کی وجہ سے تو ان سے نرمی، حلم، اور شفقت سے پیش آتا ہے اور اگر کہیں خدانخواستہ تو سخت دل، سخت مزاج اور ترش رُو ہوتا تو کوئی بھی تیرے قریب نہ آتا۔ اور سب دور دور ہی رہتے۔ پس یہ تیری شفقت و محبت اور حسن سلوک کی وجہ سے ہی ہے کہ یہ سب تیرے ساتھ جذبہ محبت و عشق رکھتے ہیں اور تجھ پر دیوانہ وار فدا ہوتے ہیں۔

محبت، محبت سے پیدا ہوتی ہے رسول خدا ﷺ کا یہ فرمان کہ کوئی اس وقت تک سچا مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک میں اس کو اس کے باپ اس کی اولاد اور دوسرے سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ لگوں۔ پس آپؐ کے زمانے کے بچوں نے آپؐ کے اس قول کو خوب خوب نبھایا اور نہ دن دیکھا اور نہ رات، نہ جان، نہ مال، نہ رشتہ دار، آپؐ کے ہر اشارے پر لبیک یا رسول اللہ کہتے ہوئے سب کچھ ہی قربان کر دیا۔ سبحان اللہ کیسا پیارا تھا یہ رسولؐ اور کیسے پیارے تھے یہ بچے۔ جن کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔

پیارے بچو جب ہم یہ لکھتے ہیں کہ بچوں سے آنحضور ﷺ بہت پیار کرتے تھے اور بچے آنحضور ﷺ سے بہت پیار کرتے تھے۔ تو اس لفظ بچوں میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہوتے ہیں۔ بچیوں کے لئے آنحضور ﷺ کا پیار دیکھئے اور اس زمانے کا دستور ذہن میں رکھئے کہ بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زمین میں جگہ کھود کر زندہ اس کے اندر ڈال کر اوپر مٹی ڈال دیا کرتے تھے۔ بچی پیدا ہونا بہت شرم کی بات سمجھی جاتی تھی۔ جہاں بچی کا وجود انتہائی شرم کا باعث سمجھا جاتا تھا وہاں پیارے آقا ﷺ نہ صرف ان کو زندہ گاڑ دینا منع فرماتے ہیں بلکہ ان کے وجود کو اللہ کی رحمت قرار دیتے ہیں اور لڑکوں کے برابر ہی نہیں کچھ بڑھ کر حسن سلوک فرماتے ہیں۔ اسی لئے تو بچیاں بھی اپنے اس محسنؐ سے بے حد پیار کرتی ہیں۔

پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جب مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے تو آپؐ کا استقبال کرنے والے صرف جوان بوڑھے اور بچے ہی نہ تھے بلکہ کم سن بچیاں بھی تھیں۔ جو ایک خاص شان سے آپؐ کے عشق و محبت میں خوشی خوشی آپؐ کے استقبال کے لئے لائن بنا کر کھڑی تھیں۔ ننھے منے ہاتھوں میں دف لئے دف بجا بجا کر خوشی کے استقبالیہ گیت گا رہی تھیں۔

ثنیات (ایک گھاٹی کا نام ہے) الوداع سے ہم پر چاند چڑھا ہے اور ہم پر خدا کا شکر اس وقت تک واجب ہے جب تک کوئی خدا کی طرف بلانے والا بلاتا ہے۔

پیارے آقا نے یہ محبت بھرا نظارہ دیکھا تو آپؐ نے ان بچیوں سے پوچھا کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا "میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں۔" اس پر تو مسلمان بچیاں جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

حضور ﷺ جب بھی سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے مل کر جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ان کے گھر جا کر ملتے۔

حضور ﷺ کو اپنی بیٹی فاطمہؓ سے بے حد پیار تھا۔ حضرت فاطمہؓ جب بھی اپنے والد حضرت رسول ﷺ کے پاس ملنے آتیں تو آپ احتراماً اٹھ کر بیٹی کا استقبال کرتے۔ اسے خوش آمدید کہتے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔

ایک بار حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت کچھ طلب کرنے کے لئے آئی اس کے ساتھ دو بچیاں بھی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کے پاس اس وقت صرف ایک کھجور ہی تھی۔ وہی انہوں نے اس کو دے دی۔ اس عورت نے کھجور کے ٹکڑے کئے اور دونوں بچیوں کو آدھی آدھی دے دی۔ اور خود نہ کھائی۔

جب حضرت رسول ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے ماں کی بچیوں سے محبت اور ایثار کا واقعہ سنا دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا عائشہ جو شخص لڑکیوں کی پیدائش کے ذریعے آزمایا جائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے آزمائش میں کامیاب ہو تو یہ لڑکیاں اس کے لئے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر معاملہ میں نہایت حزم اور احتیاط سے کام لیتے تھے اب میں بتانا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں بھی نہایت محتاط تھے۔ اور کبھی ایسی دعا نہ فرماتے جو یک طرفہ ہو۔ بلکہ ایسی ہی دعا فرماتے جس میں تمام پہلو مد نظر رکھے جائیں۔ جیسا کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا میں بھی نیکی اور بھلائی دے اور آخرت میں بھی نیکی اور بھلائی عنایت فرما۔ اور عذاب نار سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی آپؐ کی اس دعا کا ذکر فرمایا ہے یعنی لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتے ہیں کہ الٰہی اس دنیا کا مال ہمیں مل جائے۔ اور ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے رب! اس دنیا کی بھلائی بھی ہمیں پہنچا اور آخرت کی نیکی بھی ہمیں پہنچا۔ اور آگ کے عذاب سے ہمیں محفوظ رکھ۔

اب اس دعا پر غور کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر احتیاط سے کام فرماتے تھے عام طور پر انسان کا قاعدہ ہے کہ جو مصیبت پڑی ہوئی ہو اسی طرف متوجہ ہوتا ہے اور دوسرے تمام امور کو اپنے ذہن سے نکال دیتا ہے۔ اور ایک ہی طرف کا ہو رہتا ہے۔ اور اس وجہ سے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ حق و حکمت کی شاہراہ سے بھٹک کر کہیں سے کہیں نکل جاتے ہیں اور سچائی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کامل انسان تھے کہ آپؐ مصائب سے گھبرا کر ایک ہی طرف متوجہ نہ ہو جاتے تھے۔ بلکہ ہر وقت کل ضروریات پر آپؐ کی نظر رہتی تھی۔ اور اس دعا ہی سے آپؐ کے اس کمال پر کافی روشنی پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ آپؐ صرف دنیا کے مصائب اور مشکلات کو مد نظر نہ رکھتے تھے بلکہ جب دنیاوی مشکلات کے حل کرنے کے لئے اپنے مولا سے فریاد کرتے تو ساتھ ہی مابعد الموت کی جو ضروریات ہیں ان کے لئے بھی امداد طلب فرماتے۔ اور جب قیامت کے دل ہلا دینے والے نظاروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے لا کر خدا تعالیٰ کی نصرت کے لئے درخواست فرماتے تو ساتھ ہی اس دنیا کی مشکلات کے دور کرنے کے لئے بھی جو مزرعہ آخرت ہے التجا فرماتے۔ اور کسی مشکل یا تکلیف کو حقیر نہ جانتے۔ بلکہ نہایت احتیاط سے دنیاوی اور دینی ترقیوں کے لئے بغیر کسی ایک طرف سے غافل ہونے کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہتے۔

علاوہ ازیں اس دعا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اپنی دعاؤں کے الفاظ میں بھی نہایت احتیاط برتتے تھے۔ کیونکہ آپؐ نے یہ دعا نہیں فرمائی کہ یا الٰہی ہمیں دین اور دنیا دے۔ بلکہ یہ دعا فرمائی ہے کہ الٰہی ہمیں دین اور دنیا کی بہتری عنایت فرما۔ کیونکہ بعض دفعہ دنیا تو ملتی ہے مگر وہ بجائے فائدہ کے نقصان رساں ہو جاتی ہے۔ اس طرح دین بھی بعض لوگوں کو ملتا ہے مگر وہ اس کے ملنے کے باوجود کچھ سکھ نہیں پاتے اس لئے آپ نے دعا میں یہ الفاظ بڑھا دئے کہ الٰہی! دنیا کی بہتری ہمیں دے یعنی دنیا کے جس حصے میں بہتری ہو ہمیں وہ ملے ایسا کوئی حصہ دنیا ہمیں نہ ملے جس کے ملنے سے بجائے فائدہ کے نقصان ہو۔ اور آخرت میں بھی ہمیں بھلائی ملے نہ کہ کسی قسم کی برائی کے ہم حق دار ہوں۔

☆☆☆☆☆

حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو خدا اس کے ہاں فرشتے بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں کہ اے گھر والو تم پر سلامتی ہو وہ لڑکی کو اپنے پروں کے سائے میں لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں یہ کمزور جان ہے جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے۔ جو اس بچی کی نگرانی اور پرورش کرے گا۔ قیامت تک خدا کی مدد اس کے شامل حال رہے گی۔

☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت تمہیں قبولیت کا یقین ہونا چاہئے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

دعا ہر مصیبت میں خواہ وہ آ چکی ہو یا آنے والی ہو مفید ہوتی ہے پس اے بندگان خدا دعا کا التزام کرو۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جب تمہیں موت آئے تو تمہاری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

تربیت اولاد

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بطور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ انصار اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع منعقدہ فروری ۱۹۷۳ء میں تربیت اولاد سے متعلق ایک مضمون بیان فرمایا۔ اس مضمون کا متن احباب کے افادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:-

حضرت (امام جماعت الثانی) نے مجلس انصار اللہ قائم فرما کر اس تنظیم کے سپرد جو کام فرمائے ان میں سب سے اہم کام اولاد کی تعلیم و تربیت کا ہے۔ مگر نہایت افسوس اور ندامت کے احساس کے ساتھ مجھے اس امر کا اعتراف کرنا ہے کہ مجالس اور مرکز نے اس ذمہ داری کو اس حد تک نہیں نبھایا جو زمانہ کے حالات کے تقاضا کو پورا کرنے والا ہو۔ جو وقت ہم کھو چکے ہیں وہ تو واپس نہیں لایا جا سکتا لیکن اگر ہم بھی پوری توجہ اور انہماک سے اس ذمہ داری کو اٹھا لیں تو بہت تدارک ہو سکتا ہے اس لئے میں اپنے انصار بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرات کر رہا ہوں کہ اس جمود کو توڑیں اور اپنی آئندہ نسل جس پر بڑے بوجھ اور ذمہ واریاں پڑنے والی ہیں کی اصلاح کی فکر کریں۔ یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ (—) کے زمانہ کا جتنا فاصلہ لمبا ہوتا جائے گا تربیت کا کام مشکل ہوتا جائے گا۔ اب جس بوجھ کو اٹھانے کے لئے جتنی طاقت چاہئے اتنی ہی استعمال کرنی پڑے گی۔ ورنہ وہ بوجھ اٹھایا نہ جائے گا۔ یہ امر ہمارے روز مرہ کے مشاہدہ میں ہے کہ اگر ایک چھٹانک وزن اٹھانے کی ضرورت ہے اس کے مطابق ہماری طاقت صرف ہوتی ہے۔ اور اگر ایک من وزن اٹھانا ہو تو اس کے مطابق انسانی قویٰ قوت مہیا کرتے ہیں۔ سو (—) سے جس قدر بُعد ہوتا جائے گا اندھیرے اور سائے بھی لمبے ہوتے جائیں گے اور ان اندھیروں کو دور کرنے اور مناسب روشنی مہیا کرنے کے لئے اسی قدر طاقت مہیا کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اب یہ انصار کا فرض ہے کہ اپنی ہر نسل میں وہ ستارے اور چراغ پیدا کرتے جائیں جو ان اندھیروں کو پہنچنے نہ دیں اور دین حق اور احمدیت کے منور چہرے پر کبھی بھی کسی زمانہ میں بھی قیامت تک کوئی سایہ اور اندھیرا نہ آنے دیں۔

سورہ لقمان کی جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے تربیت اولاد کے گر بیان فرمائے ہیں۔ اور ان ہی کے متعلق میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ (ضمناً یہاں اس امر کا بھی ذکر مناسب ہوگا کہ حضرت لقمان علیہ السلام غیر عرب تھے۔ یعنی لغت کی اصطلاح میں عجمی۔ قرآن کریم میں ان کے ذکر سے یہ استنباط بھی کیا جا سکتا ہے کہ اس سے اس طرف بھی اشارہ مقصود ہے کہ قرآن کریم کے دعوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ ہر قوم اور ہر زمانہ میں اس زمانہ کے حالات کے مطابق اپنے انبیاء کے ذریعے تعلیم نازل فرماتا رہا ہے اور حضرت لقمان کا ذکر اس دعوے کی دلیل کے طور پر ہے)۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم انسانیت اور انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے اور انسان کی روحانی اور جسمانی ترقی کے لئے جس جس چیز کی بھی ضرورت ہے اس کا بیان قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور یہ تعلیم کامل اور ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ انسان کی پیدائش کے دن سے لے کر اس کے آخری سانس تک اور مرنے کے بعد کی زندگی کے لئے جو امور بھی ضروری ہیں قرآن کریم ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ گویا انسانی زندگی خواہ اس دنیا کی ہو یا اگلے جہان کی کے لئے مکمل لائحہ عمل اور تعلیم قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس سورہ کی ابتدا میں وہ بنیادی سچائی اور بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے جو محور ہے ہر سچائی اور ہر اخلاقی ترقی کا۔

توحید باری تعالیٰ توحید ہی وہ چشمہ ہے جس سے اعلیٰ روحانی اور اخلاقی نہریں بہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت میں کامل یقین کا لازمی نتیجہ بنی نوع انسان سے ہمدردی 'اخوت' ان کی خدمت اور مساوات ہے حقوق العباد کے ادا کرنے کی توفیق بھی تبھی انسان پا سکتا ہے جب وہ سچا موحد ہو۔ یہ امر ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ قرآن کریم قصوں اور کہانیوں کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ ایک ایسا روحانی سورج ہے کہ جس کی تیز اور فرحت بخش شعائیں ہر اس انسان کو جو اس نور کے حصہ پاتا ہے۔ ہر قسم کی ٹھوکر ابتلاء اور امتحان سے بے فکر اور بے غم کر دیتی ہیں۔ دنیا اور دنیا کی آلائشیں اس کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتیں دنیا میں وہ اپنے آپ کو ایک مسافر ہی سمجھتا اور مسافر کی زندگی بسر کرتا ہوا اپنی اصل منزل اور مقصود کی طرف رواں دواں رہتا ہے۔

سورہ لقمان کے تربیت اولاد کے متعلق دس اصول سورہ لقمان کی ان آیات میں اصلاح نفس اور تربیت اولاد کے دس اصول بیان فرمائے گئے ہیں جو یہ ہیں:-

۱- شرک سے اجتناب ۲- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ۳- والدین کی خدمت ۴- نیک اور مقرب بندوں کی اتباع ۵- نماز پر دوام ۶- نیک کاموں کی تلقین کرنا ۷- بری باتوں سے روکنا ۸- صبر و استقلال ۹- انا و استکبار سے پرہیز ۱۰- میانہ روی۔

ترقی اور تربیت کے لئے بنیادی نقطہ "توحید" جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں ہر روحانی اور جسمانی ترقی کا بنیادی نقطہ توحید باری ہے۔ اس لئے بچوں کی صحیح تربیت کے لئے لازمی ہے کہ ابتدا سے ہی بچوں کے دلوں میں یہ امر گاڑ دیا جائے کہ کامل قدرت اور طاقت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی حاصل ہے۔ اس کے فضل کے بغیر کوئی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے اذن کے بغیر کوئی امر ظہور میں نہیں آ سکتا۔ شرک صرف اس امر کا نام نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ کیا جائے۔ یا غیر اللہ کی عبادت کی جائے۔ بلکہ ہر وہ خیال یا فعل جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خیر اور بڑائی کا مورد سمجھتا ہے۔ شرک میں داخل ہے غرض نفس پرستی' اسباب پرستی' انسان پرستی یا بت پرستی سب شرک کی راہیں ہیں۔ اور شرک کی باریک سے باریک راہوں سے بھی دور بھاگنا چاہئے۔ شیطان کا حملہ صرف مشرک پر ہی کارگر ہو سکتا ہے کیونکہ شیطان روشنی سے بھاگتا اور اندھیرے میں وار کرتا ہے۔ موحد تو روشنی کا مینار ہوتا ہے اس پر شیطان کیسے حملہ کی جرات کر سکتا ہے۔

توحید باری کے صحیح مفہوم اور معنے کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے متعدد جگہ تشریح بیان فرمائی ہے۔ میں اس جگہ صرف ایک حوالہ پڑھوں گا ضمناً اس امر کا ذکر کر دوں کہ تربیت کے ان دس اصولوں کے متعلق میں نے حضرت صاحب کے اقوال اور تحریرات کے حوالے لئے ہیں۔ کیونکہ حضرت صاحب کے ارشادات میں جو جذب اور تاثیر ہے وہ کسی اور کے الفاظ میں نہیں ہو سکتی........

توحید باری تعالیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں:- حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شرک سے خواہ بت ہو یا انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکرو فریب ہو یا منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا' کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا' کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اول:- ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ھالکتہ الذات اور باطلتہ الحقیقہ خیال کرنا۔ دوئم:- صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا۔ اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں اس کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے:- اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک گردانا اور اسی میں کھوئے جانا۔

ضرورت خادم بیت النور

○ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ عمر ۴۵ سال سے کم نہ ہو محنتی اور دیانت دار ہو سائیکل چلانا جانتا ہو۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ سنگل رہائش فری ہوگی۔ مناسب تنخواہ دی جائے گی خدمت دین کے خواہش مند اپنی درخواست اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ ۲۵ مئی ۱۹۹۴ء تک خاکسار کو بھیج دیں۔

صدر حلقہ ۸۷- سی ماڈل ٹاؤن لاہور

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ انسان وہ ہے جس کا لباس اس کے اعمال سے اچھا ہو۔

پروفیسر راجا نصر اللہ خان

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو

مجھے یہ تو معلوم نہیں۔ کہ مندرجہ بالا عنوان خود میرے ہی زیر قلم مضمون پر وارد ہوگا۔ یا ان خطوط پر صادق آئے گا۔ جن پر تنقیدی تبصرہ کرنا مقصود ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ بیشتر خطوط تو ضرور غالب کے اسی مصرع کے مصداق ہوتے ہیں۔ ۔

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو

خطوط ذاتی ہوں۔ کاروباری ہوں یا دفتری (سرکاری) وہ ایک خاص اہمیت اور اثر کے حامل ہوتے ہیں۔ مرزا غالب کے خطوط اپنی زبان کی سادگی۔ بیان کی چاشنی۔ اور خوبصورت حد تک بے تکلفی کی وجہ سے زندہ جاوید ہو گئے ہیں۔ علامہ اقبال اور عطیہ بیگم کی باہمی خط و کتابت بھی پڑھنے اور حظ اٹھانے کے لائق ہے۔ انگلینڈ میں اٹھارویں صدی کو خطوط اور باغات کی صدی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس صدی میں یہاں باغات کو عمومی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور اسی صدی میں یہاں کے کئی خطوط نویس اپنے منفرد اور ممتاز خطوط کی وجہ سے خاص شہرت کے مالک بن گئے۔

اچھے خطوط کی کامیابی اور اثر انگریزی کا اندازہ اس مثال سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے بی بی سی (لندن) سے پنڈت نہرو کا ایک خط ایک خاص پروگرام میں مدحتی تبصرہ کے ساتھ نشر کیا گیا۔ یہ خط پنڈت نہرو نے جدوجہد آزادی کے دوران جیل سے اپنی بیٹی اندرا گاندھی کے نام اس کی سالگرہ پر بطور تحفہ ارسال کیا تھا۔ اس خط میں علم و فکر کی گہرائی اور قومی و ملکی ذمہ داریوں اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صعوبتوں کا ذکر بڑے ہی دلنشین اور مؤثر پیرائے میں کیا گیا ہے۔ القصہ اچھے خطوط واقعی ایک قیمتی ادبی سرمایہ ہوتے ہیں۔

لیکن آج جن خطوط کے بارے میں مجھے خصوصی طور پر عرض کرنا ہے۔ وہ دفتری خطوط (OFFICIAL LETTERS) ہیں۔ مقصد یہ کہ جس رنگ اور لہجے میں یہ خطوط عام طور پر ہمارے ملک میں لکھے جاتے ہیں۔ اس کا مقابلہ یہاں (برطانیہ) کے خطوط سے کیا جائے۔ تو بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے کہ خطوط لکھنے کا اچھا اور کامیاب طریق کون سا ہے؟

ہمارے ملک کے دفتری عام اور یہاں کے سرکاری ملازمین اپنے آپ کو عوام سے اونچا بلکہ ان کا حاکم سمجھتے ہیں جبکہ یہاں کے سرکاری ملازمین اپنے آپ کو واقعی عوام کا خادم ہونے کا ہی درجہ دیتے ہیں۔ اور اس میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ یہاں سول سروس کے انٹرویو کے سلسلہ میں انٹرویو بورڈ کے صدر نے کہا تھا۔

"یہ بات کبھی نہ بھولیں۔ کہ آپ کے ملک میں سرکاری ملازمین اور خاص طور پر سول سروس کے افسر اپنے کو عوام سے افضل سمجھتے ہیں اور اپنے فرائض بطور احسان کے بجالاتے ہیں۔ لیکن یہاں پر عوام کی خدمت ہی پہلا اور آخری فرض ہے۔"

دفتری خطوط میں بھی یہی فرق یہی فرق ہمارے دفتری خطوط میں بھی نمایاں ہے۔ وہاں (پاکستان میں خطوط کا لہجہ عموماً حاکمانہ۔ تحکمانہ بلکہ بڑی حد تک جارحانہ ہوتا ہے۔ یہ خطوط عام طور پر مبہم اور عوام کے علم سے بالا ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں خطوط کے متعلق سرکاری سطح پر یہ تاکید بلکہ اصول ہے۔ کہ خطوط "عام فہم۔ واضح۔ مختصر۔ شائستہ اور ہمدردانہ" ہوں۔ یہاں سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر خطوط نویسی کی خاص طور پر مشق کرائی جاتی ہے۔ افسوس کہ ہمارے یہاں ایسا کوئی انتظام نہیں۔ اور یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ جو شخص جس قدر مشکل اور روزہ مرہ کی زبان سے ہٹ کر خط لکھے۔ وہ اتنا ہی قابل جانا جائے گا۔ حیرت ہے کہ قابلیت کا یہ معیار مغربی ممالک کو آج تک معلوم نہیں ہو سکا۔

ہمارے یہاں سرکاری سطح پر لکھے جانے والے خطوط میں جو خشک لہجہ اور بے نیازی پائی جاتی ہے اس کی جھلک مندرجہ ذیل خط میں صاف نظر آتی ہے۔ یہ خط ایک گورنمنٹ کالج کے پرنسپل صاحب نے پبلک سروس کمیشن کی طرف سے متعین ایک پروفیسر (خاکسار) کے نام تحریر کیا تھا۔

"آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ڈائریکٹر صاحب کی چٹھی نمبر فلاں کے تحت آپ کو اس کالج میں لیکچرر مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ کو فوری طور پر اپنی ڈیوٹی شروع کر دینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔"

پرنسپل (دستخط)

یہی خط اس ملک میں کچھ اس طرح تحریر کیا جاتا:۔

"ڈیئر مسٹر خان۔ میں آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ آپ کو پبلک سروس کی طرف سے (ڈائریکٹر صاحب کی فلاں چٹھی کے حوالہ کے مطابق) اس کالج میں لیکچرر مقرر کیا گیا ہے۔ براہ کرم جس قدر جلد ممکن ہو۔ کالج میں رپورٹ کریں۔ میں اور میرے دوسرے ساتھی آپ سے ملاقات کے منتظر ہیں۔

آپ کا مخلص (دستخط پرنسپل)"

ہر خط کی زبان ہمدردانہ ضروری نہیں کہ سبھی خطوط آپ کے لئے خوشخبری ہی لیکر آئیں۔ بعض خطوط میں آپ کو ناکامی کی اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ پر درست ہے۔ کہ خط کا اصل مفہوم اور مضمون خواہ کچھ بھی ہو۔ اسے اچھے پیرائے میں ضرور بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جس سے دوسروں کے جذبات کی قدر افزائی کے احساس کا پتہ چلتا ہے۔ ہمارے یہاں اول تو تقرر وغیرہ کے سلسلے میں درخواست دہندگان کو ان کی درخواست مل جانے کی اطلاع ہی نہیں دی جاتی۔ اور نہ ہی ناکامی کی صورت میں انہیں مطلع کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ہفتوں اور مہینوں کے انتظار کے بعد درخواست دہندہ خود ہی اندازہ لگا لیتا ہے کہ پذیرائی نہیں ہوئی۔ اور خوش قسمتی سے اطلاع دی بھی جائے تو خط کا انداز کم از کم ہمدردانہ ہوتا ہے۔ یہاں آپ کسی بھی سرکاری محکمہ۔ فرم یا ادارہ کو کوئی بھی خط لکھیں اس کا جواب چند دنوں کے اندر اندر آپ کو مل جائے گا۔ اور یہ جواب مکمل اور نہایت ہی مناسب انداز میں ہو گا۔ میں دو خطوط بطور مثال پیش کرتا ہوں۔ اس قسم کے سینکڑوں خط یہاں سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر روزانہ تحریر کئے جاتے ہیں۔ پہلا خط انٹرویو وغیرہ سے قبل امیدوار کی طرف سے ابتدائی خط کے جواب میں ہے:۔

"ڈیئر مسٹر۔ آپ کے فلاں تاریخ کے خط کا بہت بہت شکریہ! آپ کے خط کو بغور پڑھنے کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے تجربہ اور قابلیت کے مطابق ابھی ہمارے ہاں کوئی اسامی نہیں۔ بہرحال میں نے آپ کی درخواست سنبھال کر رکھ لی ہے۔ اور جب بھی کوئی ایسی آسامی نکلی آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ اگر آپ کو اس سلسلہ میں مزید کسی تفصیل کی ضرورت محسوس ہو تو براہ کرم لکھنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کیجئے گا۔

آپ کا مخلص۔ مینجر دستخط"

دوسرا خط انٹرویو میں ناکام ہونے والے امیدوار کے نام ہے:۔

"ڈیئر مسٹر۔ انٹرویو کے سلسلہ میں فلاں تاریخ کو آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ کا نام ان امیدواروں میں نہیں آسکا جن کو تقرر کے لئے چنا گیا ہے۔ بہرحال ہمارے ساتھ تعاون کرنے کا بہت بہت شکریہ۔ مجھے امید ہے کہ آپ بہت جلد اپنی مرضی کی ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

آپ کا مخلص۔ دستخط ڈائریکٹر"

مجھے شروع میں اپنے یہاں کے سرکاری اور دفتری خطوط اور یہاں کے اسی نوعیت کے خطوط میں فرق دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ لیکن سب سے بڑھ کر تعجب اس وقت ہوا جب سول سروس کے ایک جونیئر افسر کا ایک خط دیکھنے کا موقع ملا۔ جو اس نے اپنے محکمہ کے مینجر کے نام لکھا تھا۔ سول سروس سے منسلک افراد ایک دوسرے کو تحکمانہ اور دفتری سطح پر جو خط لکھتے ہیں۔ انہیں "سرکاری چٹھی" کہتے ہیں۔ نہ کہ درخواست ایسے خطوط میں محکمہ کے مینجر۔ ڈائریکٹر یا کسی بھی افسر کو "القاب" نہیں لکھا جاتا۔

خط ملاحظہ ہو:۔

"مینجر صاحب

(THE MANAGER) وزارت صحت

دستخط عامہ

عنوان:۔ پیشگی الاؤنس

میں فلاں تاریخ سے ٹریننگ پر جا رہا ہوں۔ کیا آپ میرے لئے (اسقدر) پیشگی رقم کا بندوبست فرما سکیں گے۔ دستخط و تاریخ۔"

اس سے میرا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ ہم مشرقی رکھ رکھاؤ اور بڑوں کے احترام کے قدیمی بے مثال طور طریقوں کو یکسر تیاگ کر بالکل ہی مغربی انداز کی خط و کتابت کو اپنا لیں۔ بیشک سلام مسنون اور مناسب القاب و الفاظ کا انتخاب و استعمال عین ضروری ہے۔ لیکن عموماً جس طور پر سرکاری و غیر سرکاری افسروں کے نام درخواستیں لکھنے کا ہمارے ہاں رواج ہے ان سے سراسر غلامانہ ذہنیت۔ بے جا تکلفات۔ تضیع اوقات۔ منافقت اور بسا اوقات شرک کی بو آتی ہے۔ ہمارے دفتری نظام کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے

کہ وہاں دفتر کے اندر اور باہر اونچ نیچ۔ اعلیٰ و ادنیٰ، متعلق وغیر متعلق اور افسر اور ماتحت کی فرسودہ اور بھیانک دیواریں حائل رہتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ تو عوام کا رابطہ اہلکاروں سے صحیح طور پر ہوتا ہے۔ اور نہ ملازمین میں جماعتی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ جو کسی دفتری یا کسی بھی نظام کو کامیابی اور سود مندی سے چلانے کے لئے از بس ضروری ہے۔ لیکن یہاں ایسا نہیں۔ یہاں سرکاری محکمہ کا مینجر ہو یا فرم کا سربراہ۔ وہ مشورہ اور دلجوئی کی خاطر بے دھڑک اپنے ماتحتوں کے پاس چلا آتا ہے۔ اور اس کی آمد پر نہ کسی قسم کی حیرت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور نہ ہی "با ادب ہوشیار" کا اعلان ہوتا ہے۔ نہ ہی کام میں دکھلاوے کی تیزی اور انہماک کی سرگوشیاں ہوتی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کوئی شخص بھی اپنی کرسی سے اٹھ کر "صاحب" کے حضور سرنیاز خم نہیں کرتا۔

سب اسی طرح اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ کرسی پر بیٹھے بیٹھے "صاحب" کی طرف سے مزاج پرسی کا شکریہ ادا کیا جا رہا ہے۔ اور ان کے استفسار کا جواب دیا جا رہا ہے۔ ان کے چلے جانے کے بعد "زلزلہ کے ٹل جانے کی خوشی میں" "بگلا بھگت" کے اصل روپ کو ظاہر کرنے اور گپ بازی کا دور گرم کرنے کی بھی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی۔ یہاں کے دفتری عملہ میں دیانتداری۔ کام کی لگن اور عوام کی خدمت کے جذبہ کو بہت دخل حاصل ہے اس سے بہت سا وقت فضول قسم کے تکلفات۔ قواعد۔ غلط پیش بندیوں اور منفی سرگرمیوں کی بھینٹ چڑھ جانے سے بچ جاتا ہے۔ اور ذمہ دارانہ اور صحت مندانہ صلاحیتوں کو اجاگر ہونے کا موقع ملتا ہے۔

گویہ دفتری نظام اپنی جگہ ایک الگ مضمون ہے۔ لیکن اس کا مختصر طور پر ذکر کر دینا ضروری تھا۔

برطانوی دفتری نظام ہمارے ہاں خطوط کو ان کے مقاصد اور تحریر کرنے کے طریقوں کے لحاظ سے تین قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:۔

اول:۔ ذاتی خطوط (جو عزیزوں اور دوستوں کو لکھے جاتا ہیں)۔

دوم:۔ کاروباری خطوط (جو کاروبار کے سلسلہ میں تحریر کئے جاتے ہیں) اور

سوم:۔ سرکاری (دفتری) خطوط جن کو درخواست کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ ان درخواستوں کو بہت ہی اہتمام اور بڑھ چڑھ کر آداب و اکرام کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے۔ یہ "جناب عالی" کے القاب سے شروع ہو کر "آپ کا فرمانبردار" بلکہ "آپ کا سب سے زیادہ فرمانبردار"۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر "آپ کا سب سے بڑھ کر فرمانبردار خادم" وغیرہ کے تذلل آمیز اور مبالغہ آرائی سے لبریز الفاظ پر ختم ہوتے ہیں۔ ان سے غلامانہ ذہنیت کی بو آتی ہے۔

اس کے برعکس اس ملک (انگلستان) میں لکھنے کے انداز کے لحاظ سے صرف دو قسم کے خطوط ہیں۔ ذاتی اور دفتری خطوط۔ دفتری خطوط بالکل اسی طریقہ سے لکھے جاتے ہیں جیسے ہمارے ہاں کاروباری خطوط۔ اور یہی درست طریقہ ہے۔ کیونکہ خطوط خواہ کاروباری سلسلہ میں تحریر کئے جائیں یا سرکاری سطح پر۔ وہ بہرحال دفتری خطوط کے زمرہ میں ہی آتے ہیں۔ اس لئے اصولی طور پر ان کے لکھنے کا طریقہ بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔ شاید یہ تعجب کی بات ہو کہ یہاں سول سروس کے افسروں کو خاص طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ جب وہ پبلک کے کسی فرد کو کوئی خط لکھیں تو ذاتی خطوط کے انداز اختیار کریں۔ یعنی شروع میں ڈیئر۔ مسٹر۔ مسز۔ مس اور آخر میں آپ کا مخلص کے الفاظ لکھے جائیں۔

مجھے یاد ہے کہ بہت سال پہلے انگریزی کی ایک کتاب میں ایک سبق مختلف قسم کے خطوط کے متعلق تھا اور سرکاری سطح پر لکھے جانے والے خطوط میں وہی طریقہ استعمال کیا گیا تھا۔ جو برطانیہ میں رائج ہے۔ اور جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ یہ بات ہم سب "جناب عالی" کے پرستاروں اور فرنبرداروں کے لئے بہت ہی حیران کن بلکہ پریشان کن تھی۔ آخر انگریزی کے ایک نہایت ہی قابل استاد نے یہ فرما کر سب کی بے چینی کو دور کر دیا کہ:۔

"یہ خطوط بہت ہی قدیم طرز کے ہیں جبکہ ابھی ہمارے ہاں کا جدید طریقہ شروع نہیں ہوا تھا۔"

میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان صاحب کا کوئی قصور نہیں تھا۔ کیونکہ محکمہ تعلیم نے اتفاق سے ایک ایسے صاحب سے یہ سبق تو لکھوا لیا تھا۔ جو کہ انگلینڈ میں خطوط کے رائج شدہ "قدیم طریقے" سے پوری طرح واقف تھے۔ لیکن اسے یہ توفیق نہ ہوئی۔ کہ اس صحیح طریقے کو تعلیمی سطح پر رائج کرے۔ اور "جدید طریقہ" کی جگہ نصاب میں شامل کر کے قوم کے معماروں اور نونہالوں تک پہنچائے۔ اس مفید تبدیلی اور کئی اور اسی قسم کی تبدیلیوں اور اصلاحات سے ہمارے طلبہ اور اساتذہ کے ذہنوں سے انگریزی کا بے سود۔ زنگ آلود اور غیر ضروری بوجھ بڑی حد تک دور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں ہم "صاحب لوگوں" کی طرف سے سامراجی دور کی عطا کردہ انگلش گریمر سے سرمو ادھر ادھر ہونا اس شاہی گریمر کی نازک مزاجی اور شاہانہ تمکنت سے پوری طرح باخبر نہ ہونے کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ کاش ہم اسی بہانے کہ گو ہم بہت ثابت قدم اور اہل وفا ہیں۔ اور اگرچہ ہمارے ہاں دفتری خطوط کا رائج شدہ طریقہ ہی "اصل اور صحیح" طریقہ ہے۔ لیکن انگریزوں کے انداز تحریر کو اپنانا زیادہ زیب دینے والا اور فیشن ایبل طریق ہو گا اپنے خطوط کی فرسودہ اور غلامانہ طرز تحریر سے ایک قدم پیچھے ہٹا لیں۔ ایسا کرنا یقیناً ایک صحت مندانہ اور احسن اقدام ہو گا۔ ؎

اے آزمانے والو یہ نسخہ بھی آزماؤ

(جو دل پہ گذرتی ہے ص ۱۴۹ تا ۱۵۶)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پالک کھائیے

پالک ایک نہایت مفید، سستی اور سہل الحصول سبزی ہے۔ اس میں وٹامن بھی بہت زیادہ ہیں اور فولاد بھی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ کولیسٹرل کا باعث نہیں بنتی۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی خاص طور پر مفید ہے۔ اسے پکانے کے لئے پانی بہت کم ڈالنا چاہئے۔ اس کے پتوں میں خاصی مقدار میں پانی موجود ہوتا ہے۔ وہی پانی اس کے پکنے کے لئے کافی ہے۔ بے شک تھوڑا سا اور ڈال دیں۔ لیکن زیادہ مناسب یہ ہوتا ہے کہ اسے بھاپ میں پکایا جائے۔ اور زیادہ نہ پکایا جائے کیونکہ اگر اس کے پتوں کو زیادہ پکایا جائے تو اس کی افادیت کم ہو جاتی ہے۔ پکاتے وقت اس کا ڈھکن بار بار اٹھائیں اس میں ایک خاص قسم کا ایسڈ (Acid) ہوتا ہے جو اگر اسے ڈھک کر پکایا جائے اور ڈھکنا اٹھایا نہ جائے تو مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن بار بار ڈھکنا اٹھانے سے وہ زہر زائل ہو جاتا ہے اور یہ سبزی اپنی افادیت قائم رکھتی ہے۔ چونکہ ہر موسم میں آسانی سے دستیاب ہے اور سستی بھی ہے اور پکانے میں بھی زیادہ وقت نہیں لیتی اس میں وٹامن بھی بہت زیادہ ہیں اور فولاد بھی ہے اور کیلسٹرول بھی پیدا نہیں کرتی اور ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے اس لئے یہ سبزی ضرور کھائیے۔ جتنی زیادہ سے زیادہ کھا سکیں آپ کے لئے خدا کے فضل سے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گوبھی (بند گوبھی) کھائیے

گوبھی (بند گوبھی) کھائیے۔ یہ سبزی نسبتاً سستی بھی ہے اور اکثر اوقات آسانی سے میسر بھی آجاتی ہے۔ اس میں نمکیات بھی ہیں وٹامن بھی اور کولسٹرول بھی پیدا نہیں کرتی اور اس میں نشاستہ بھی نہیں ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ ذیابیطس کے مریض بھی اس سبزی کو کھا سکتے ہیں بلکہ ان کے لئے یہ خاصی مفید ثابت ہوتی ہے۔ کولسٹرول کا باعث نہ بننے کی وجہ سے دل کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے اسے سلاد کے طور پر بھی کھایا جاتا ہے اور پکا کر بھی۔ پکانے کے لئے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اس میں زیادہ پانی نہ ڈالا جائے۔ زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ تھوڑے سے پانی اور بھاپ میں اس کو پکایا جائے۔ اگر کسی کا پیٹ خراب ہو تو وہ یہ سبزی کم کھائے۔ البتہ تبخیر وغیرہ کا عمل جاری ہو تو گوبھی میں ٹماٹر اور تھوڑا سا ادرک ڈال لیا جائے۔ اس سے اس کا بادی پن دور ہو جاتا ہے اور تبخیر والے بھی کھا سکتے ہیں۔ اس کو پکانے کے لئے ایک خاص احتیاط یہ بھی ہونی چاہئے کہ زیادہ نہ پکایا جائے زیادہ پکانے سے اس کی مفید خصوصیات کم ہو جاتی ہیں۔ اسے تھوڑا سا مصالحہ ڈال کر فرائی بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی خاصی لذیذ ڈش بن جاتی ہے۔ کیونکہ نسبتاً سستی ہے اور عام طور پر دستیاب ہوتی ہے اور مفید بھی ہے حتیٰ کہ ذیابیطس مریض اور دل کے مریض بھی اسے بغیر کسی نقصان کے کھا سکتے ہیں۔ اس لئے جتنی زیادہ سے زیادہ یہ سبزی کھائی جا سکے کھانی چاہئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سبزی ہر عمر کے انسان کے لئے فائدہ مند ہے۔ بچوں کے لئے بھی، جوانوں کے لئے بھی اور بوڑھوں کے لئے بھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ اپنے پیارے امام سے جدائی کے موضوع پر لکھی گئی نظموں کو کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ تمام احمدی شعرا اور شاعرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنا منظوم کلام (تین نظمیں) جلد خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ ارسال کر دیں۔

انور ندیم علوی ایڈووکیٹ۔
پوسٹ بکس نمبر ۳۶ ربوہ ضلع جھنگ

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ منیر احمد صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب گوجرانوالہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ عفت مجید صاحبہ بنت چوہدری مجید احمد صاحب بھٹی (وفات یافتہ) ساکن D-313 سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۹۴-۴-۱۵ کو بمقام بیت الذکر باغبانپورہ گوجرانوالہ میں مکرم فضل احمد صاحب مجوکہ مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ فوزیہ نازلی صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالسمیع حسنی صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کی تقریب رخصتانہ ۷-اپریل ۱۹۹۴ء کو عمل میں آئی۔

عزیزہ کا نکاح بہمراہ مکرم ظفر ممتاز چوہدری صاحب ابن چوہدری خالد ممتاز صاحب دارالعلوم جنوبی بعوض حق مہر مبلغ چالیس ہزار روپے مورخہ ۹۴-۴-۵ کو بعد عصر بیت البشیر میں مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے پڑھا تھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ ناصرہ روحی صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالسمیع خاں صاحب (ہیڈ ماسٹر) کا نکاح بہمراہ ناصر احمد صاحب ابن چوہدری محمد زمان صاحب آف چوہڑ منڈا ضلع سیالکوٹ سے بیس ہزار روپیہ حق مہر پر رہائش گاہ عبدالسمیع خاں صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف پر مکرم عبدالباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۹۴-۴-۱۵ کو پڑھا اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

مکرم نصیر احمد صاحب وڑائچ زعیم انصاراللہ دارالرحمت شرقی الف نے دعا کرائی۔

ناصرہ روحی صاحبہ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھ گڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی پوتی اور چوہدری عبدالمومن صاحب کاٹھ گڑھی کی نواسی ہیں۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم میاں اللہ دتہ صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ گر گئی ہیں جس کی وجہ سے ان کے سر پر چوٹ لگی ہے اور کافی زخم ہو گیا ہے۔

○ مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹاپور ضلع لاہور کا بیٹا شاہد محمود اب رو بصحت ہے اور ہسپتال سے گھر آگیا ہے۔ ران کا زخم بہت تھوڑا باقی ہے۔ قلت خون اور کمزوری کافی ہے۔

○ مکرم وود احمد نفیس صاحب معلم وقف جدید کے پاؤں کا مورخہ ۹۴-۴-۲۴ کو فضل عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بھٹی آف شکار حال دارالعلوم جنوبی ربوہ کا فیصل آباد (ساحل ہسپتال) میں ۹۴-۴-۲۵ کو پیٹ کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔

○ مکرم نذر محمد نذیر صاحب گولیکی صدر محلہ دارالشکر ربوہ کے بڑے بھائی محترم چوہدری سعید احمد آف گولیکی حال واہ چھاؤنی پتے میں پتھری کی وجہ سے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب گھمن آف موسے والا تحصیل ڈسکہ نائب امیر حلقہ ڈسکہ شرقی و زعیم انصاراللہ بقضائے الٰہی مورخہ ۲۱- اپریل ۱۹۹۴ راولپنڈی میں وفات پا گئے اسی روز شام ۵ بجے موسے والا تحصیل ڈسکہ میں مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم کریم الدین شاد صاحب ولد مکرم میر فضل الدین صاحب جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ڈرائیور بھی رہ چکے ہیں بتاریخ ۱۵، ۱۶- اپریل کو کراچی میں وفات پا گئے ہیں کراچی میں تدفین ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم عبدالستار صاحب خادم ولد عبدالکریم صاحب گوجرانوالہ ہارڈ اٹیک کی وجہ سے ۱۹- اپریل ۹۴ لاہور میں وفات پا گئے ہیں آپ کا جنازہ ان کے بیٹے ڈاکٹر عبدالوحید صاحب ربوہ لائے اور نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد دعا محترم بھائی کو قبرستان عام ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا احباب کرام سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی کو بخش دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

○ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب ابوالمبارک مورخہ ۲۷- اپریل ۱۹۹۴ء صبح اڑھائی بجے لاہور میں انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۹۴ سال تھی آپ سالہا سال تک جماعت احمدیہ پسرور کے صدر رہے۔ آپ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ آپ حضرت اماں جان کے گھر چار سال تک رہے۔

آپ موصی تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۲۷- اپریل کو بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بازیافتہ چیک

○ ایک عدد چیک ۹۰۰۰۰ روپے کا ملا ہے جس دوست کا ہو وہ خاکسار سے رابطہ کرے۔ ملک شاہد حسین صاحب معرفت الفضل

بقیہ صفحہ ۱

صاحب

۱۵- بیگم صاحبہ مکرم خواجہ جلال الدین صاحب سابق کارکن نظارت تعلیم

۱۶- مکرم شیخ بشیر احمد صاحب برادر مکرم شیخ بشارت احمد صاحب یو۔کے آڈیو

۱۷- مکرمہ والدہ صاحبہ مکرم مرید احمد صاحب چوہدری۔ میانی۔

۱۸- مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب فاضل کینیڈا

۱۹- مکرمہ حنیفاں بی بی صاحبہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ

۲۰- مکرم خواجہ مجید احمد صاحب ربوہ

۲۱- مکرم محمد اسماعیل خالد صاحب جرمنی

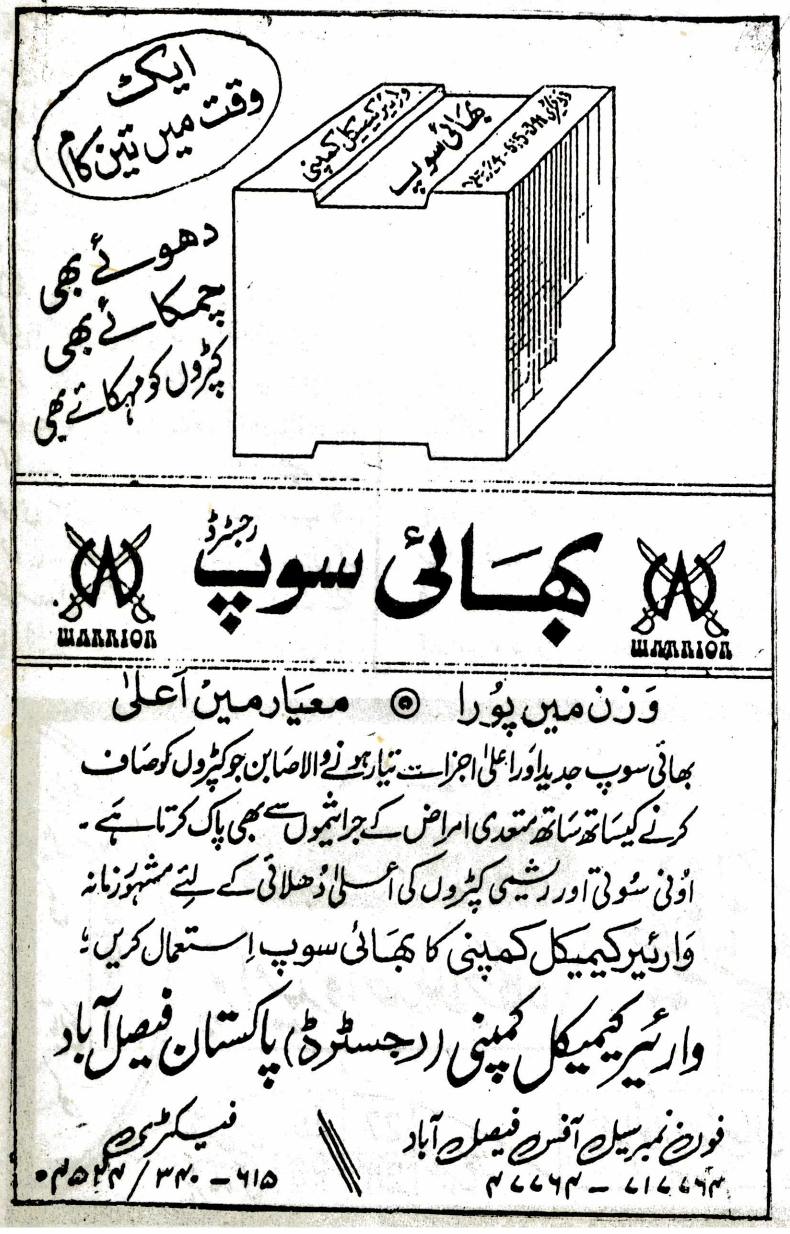

خبریں

ربوہ = ۲- مئی 1994ء

دھوپ نکلی ہوئی ہے

درجہ حرات کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ

زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں یوم مئی روایتی جوش و خروش سے منایا گیا۔ مزدور تنظیموں اور دیگر اداروں نے اپنے پروگرام منعقد کئے۔ جلوس نکالے گئے۔ اخبارات نے خصوصی ایڈیشن نکالے۔ ملک بھر میں عام تعطیل رہی۔

○ جنوبی افریقہ میں پہلی بار کثیرالنسلی عام انتخابات مکمل ہو جانے کے بعد ووٹوں کی گنتی کا مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔ مسٹر نیلسن منڈیلا کی افریقن نیشنل کانگرس توقع کے مطابق اکثریت حاصل کر رہی ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے گجرات کے قریب ایک کسان ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۲ سال تک حکومت پر قابض رہنے والے سرمایہ دار کا در بدر ٹھوکریں کھانا ہماری جیت کے مترادف ہے۔ غریبوں کو خوبصورت خواب دکھانے والے خود بڑی بڑی فیکٹریوں کے مالک بن گئے۔ سابق حکمران چور تھے۔ اب ہم انہیں چھوڑیں گے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک سال میں ہم قوم کو کچھ نہ دے سکے تو حکومت چھوڑ دیں گے۔ ہم ملک کی بیمار معیشت کا علاج کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے کڑوی گولی کھانا پڑے گی۔ کاشتکاروں کو صحیح قیمت دلانے کے لئے گندم کی قیمت بڑھائی گئی ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کراچی اور حیدر آباد کی صورت حال کو تشویش ناک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت آگ سے نہ کھیلے ورنہ عوامی غیض و غضب اسے لے ڈوبے گا۔ انہوں نے کہا حالات اس لئے خراب ہیں کہ حکومت اپوزیشن کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مرکز اور سندھ کا بحران بھی اسی وجہ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا راستہ روکا گیا تو وہ براہ راست عوام سے رجوع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اہل کراچی خود کو تنہا نہ سمجھیں۔

○ صدر پاکستان فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ ہمارا مذہب مزدوروں کے حقوق اور ان کی فلاح کا سبق دیتا ہے۔ قرآن پاک کے رہنما اصول آجر اور مزدور کے درمیان تعلقات خوشگوار اور مستحکم بناتے ہیں۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ اگر کالا باغ ڈیم کا منصوبہ ترک کیا گیا تو ملک کی تباہی کا آغاز ہو جائے گا۔ ملک بجلی اور پانی کے سنگین بحران سے گزر رہا ہے۔ پانی کی صورت حال تشویش ناک حد تک خطرناک ہے اور اس سے صوبوں کے تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کا کیس لے کر ہم اپوزیشن کے پاس بھی جائیں گے اور اتفاق رائے کے لئے ریفرینڈم بھی کرایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے دو چھٹیوں کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

○ شاہ بندر کیس میں مرتضیٰ بھٹو کی درخواست ضمانت مسترد کر دی گئی ہے۔

○ کراچی میں دوسرے روز بھی ہنگامے جاری رہے اور زندگی مفلوج ہو گئی۔ ہنگاموں میں ۱۰- افراد ہلاک ہو گئے اور ۷۰ زخمی ہو گئے غیر مہاجروں کی ۴۳ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ اس کے علاوہ ۴- بینکوں ڈاکخانوں اور ۲ مارکیٹوں کو آگ لگا دی گئی۔ سارا شہر فائرنگ کی لپیٹ میں آگیا موٹر سائیکل سوار نقاب پوشوں نے شہر بھر میں دہشت پھیلا دی اسی طرح حیدر آباد میں بھی ۶- گھروں اور ۲- سرکاری گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔

○ لوڈ شیڈنگ کے خلاف مظاہروں کے بعد پشاور شدید ہنگاموں کی لپیٹ میں آگیا اور شہر میدان جنگ بن گیا۔ دکانوں ہوٹلوں بنکوں اور دوسری عمارتوں کو تباہ کر دیا گیا کئی عمارات لوٹ لی گئیں۔ بہت سے لوگ ان ہنگاموں میں زخمی ہو گئے۔ ہجوم نے ٹیلی فون بوتھ اکھاڑ کر سڑکوں پر پھینک دیئے طورخم روڈ بند کر دی گئی عورتیں سڑکوں پر نکل آئیں۔

○ سندھ حکومت نے کراچی اور حیدر آباد میں ہنگامی صورت حال سے نبٹنے کے لئے غیر اعلانیہ ایمرجنسی کا نفاذ کر دیا اگرچہ کنٹرول سول انتظامیہ کے پاس ہے لیکن رینجرز سول انتظامیہ کی مدد کریں گے جبکہ فوج کو الرٹ رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسری طرف وزیر اعظم کی ہدایت پر ایم کیو ایم سے مذاکرات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جو فوری طور پر ایم۔ کیو ایم سے رابطہ کر کے ڈایالاگ کرے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے ٹانڈہ نزد گجرات میں کسان ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب میں بلدیاتی نظام یکسر تبدیل کر دیا جائے گا۔ ہم نے تعلیمی میدان میں اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ غریب مزارعین کو بھی پانچ پانچ مرلے کے پلاٹ دینے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔

○ حزب اختلاف پنجاب اسمبلی کی جانب سے پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے نوٹس دے دیا گیا ہے۔ اپوزیشن صوبے میں امن و امان۔ ہوشربا مہنگائی اور صوبے کو پانی کی فراہمی کے مسائل پر بحث کرنی چاہتی ہے۔

○ پشاور کے قریب بم دھماکہ میں ایک خاتون جاں بحق اور ۶- افراد زخمی ہو گئے۔

شادی کارڈز کی نت نئی ورائٹی اور فوری پرنٹنگ کیلئے تشریف لائیں

سٹار لائٹ ایڈورٹائزرز

پرانی "لاعلاج" امراض کیلئے ہومیوپیتھک کورسز

دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

دمہ کورس	85/-	ASTHMA COURSE
گنٹھیا کورس	90/-	GOUT COURSE
مقوی دل کورس	50/-	HERTONE COURSE
پھلبہری کورس	120/-	LEUCODERMA COURSE
مرگی کورس	65/-	EPILEPSY COURSE
بیڈ یورین کورس	35/-	BED URINE COURSE
موتیا بند کورس	90/-	CATARACT COURSE
ناخونہ کورس	90/-	PTERYGIUM COURSE
بواسیر کورس	50/-	PILES COURSE
پائیوریا کورس	70/-	PYORRHEA COURSE
کیریز کورس	70/-	CARIES COURSE
پتھری گردہ کورس	230/-	KIDNEY STONE COURSE
پولیو کورس	160/-	POLIO COURSE
کمزوری جسم کورس	125/-	BODY BUILDING COURSE
چھوٹا قد کورس	120/-	DWARFIS'INESS COURSE

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر صاحب ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: (04524) 771 , (04524) 211283

فیکس (04524) 212299

سرگودھا شہر کی رہائشی سکیموں میں ارزاں ترین رہائشی منصوبہ

قینچی موڑ سرگودھا لاہور روڈ نیو سیٹلائٹ ٹاؤن کے ساتھ

لاثانی پیز اور کاروباری حضرات کیلئے

گلشن بشیر

250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر

خصوصیات: میٹھا پانی ○ بجلی ○ سیوریج ○ سڑکیں ○ سکول

احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت

علاوہ ازیں ٹوکن منی ایک ہزار روپے فی پلاٹ تمام رقوم بذریعہ ڈرافٹ یا کراس چیک بنک میں جمع کرانا ہو گی

مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ

مزید تفصیلات کے لیے

فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز

قینچی موڑ گلشن بشیر کالونی سرگودھا فون: 721762 64641

ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

ھو الشافی

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

پر امید واحد علاجگاہ

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ فون: 212358

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو

پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☎ 218527